

اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ کا کردار

اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ کا کردار نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی عدلیہ کی آزادی میں عدلیہ کا بنیادی مقصد عدل و انصاف، کی فراہمی، شریعت کے اصولوں کی پاسداری اور شہریوں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ ایک آزاد عدلیہ ریاست میں حکمرانی کے توازن کو برقرار رکھنے اور ظلم و ناانصافی کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ذیل اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ کے کردار کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

شریعت کے نفاذ کو یقینی بنانا:

اسلامی ریاست میں عدلیہ کا سب سے اہم فریضہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا ہے۔ قاضیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلہ کریں جیسا کہ سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

ترجمہ:

”اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہی کافر ہے۔“

عدل و انصاف کی فراہمی :

حکومت کا تیسرا اور اہم ترین شعبہ عدلیہ کا ہے۔ انصاف کے حصول کے لیے عدلیہ کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ ہر شخص کو عدلیہ کی ضرورت ہے۔ عدلیہ کی ضرورت ہر ایک کو پیش آتی ہے۔ آزاد عدلیہ کے بغیر کسی بھی ریاست میں عدل و انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ اسلامی ریاست میں قاضی ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہوتا ہے تاکہ وہ غیر جانبدار رہ کر انصاف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔

یہ آیت اسلامی عدلیہ کے کردار کو واضح کرتی ہے کہ عدل ہر حال میں مقدم ہونا چاہیے۔ وہ کسی بھی فرد یا طبقہ کے خلاف نہ ہو۔

قانون کی بالادستی :

اسلامی ریاست میں عدلیہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سب شہری قانون کے سامنے برابر ہوں، خواہ وہ عالم ہو یا عام شہری۔ اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ کا ایک فرائض پہلو ہے کہ قانون و سب کے لیے برابر ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

یہ اصول ظاہر کرتا ہے کہ عدلیہ کو کسی بھی فرد یا طبقے کے ساتھ رعایت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ہر ایک کو مساوی انصاف فراہم کرنا چاہیے۔

حکومتی اختیارات پر نگرانی:

آزاد عدلیہ کا ایک اہم کردار حکومت کے اختیارات پر نگرانی رکھنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کوئی بھی حکمران یا عہدیدار قانون و انصاف سے بالا اثر نہ ہو۔ خلافت راشدہ کے دور میں قاضی حکومت سے بھی آزاد ہوتے تھے اور خلیفہ وقت بھی عدلیہ کے سامنے جوابدہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کا واقعہ مشہور ہے جب ایک یہودی نے ان پر مقدمہ کیا اور قاضی نے ان کے ساتھ مساوی سلوک کیا۔

انسانی حقوق کا تحفظ:

اسلامی ہدایت شریعوں کے بنیادی حقوق،
جیسے آزادی، مساوات، جان و مال کا تحفظ اور مذہبی
آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں عدلیہ ہمیشہ
مظلوم کی حمایت اور ظالم کے احتساب کے لیے کوشاں رہی
ہے۔

کرپشن اور ظلم کے خلاف مزاحمت:

آزاد عدلیہ ظلم و انصافی، کرپشن اور اقرار بالبروری
کے خلاف مزاحمت کرتی ہے۔ اگر عدلیہ آزاد ہو تو حکمران
اور طاقتور طبقات بھی قانون کے تابع رہتے ہیں جس
سے معاشرے میں استحکام اور عدل و انصاف کا بول بالا ہوتا
ہے۔

عوام کے اعتماد کی بحالی:

آزاد عدلیہ عوام کا ریاستی نظام پر
اعتماد بحال رکھتی ہے۔ جب شہریوں کو یقین ہو کہ عدلیہ کسی
دباؤ یا مصلحت کے بغیر فیصلہ کرے گی تو وہ اپنے مسائل کے حل
کے لیے عدالتوں کا رخ کرتے ہیں۔ جس سے معاشرتی انتشار
کم ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں قاضی حضرت کسی بھی دباؤ
کے بغیر فیصلہ کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی اور قاضی شریعہ کا واقعہ

مشہور ہے، جب طاغی نے حضرت علی کے خلاف ہودھی
کے حق میں فیصلہ دیا تو ان کے شرعی اصولوں کے مطابق گواہیاں
مکمل نہ تھیں۔

نظام احتساب کا قیام:

آزاد عدلیہ ریاست میں ایک عثر احتسابی
نظام قائم کرتی ہے جہاں کسی بھی شخص، حجاب سے وہ حکمران
یہ یا عام شہری کو قانون کے سامنے جوابدہ بنایا جاسکتا ہے
اسلامی تاریخ میں قاضیوں کو حکمرانوں کے خلاف فیصلہ دینے
کی آزادی حاصل تھی جس سے کرپشن اور نا انصافی کا خاتمہ
محکم ہوتا تھا۔

امن و امان کا قیام:

جب عدلیہ آزاد اور منصفانہ فیصلے
کرتے تو معاشرے میں بد امنی، ظلم اور قانون شکنی کم ہو جاتی
ہے اگر عدالتیں کمزور اور جانبدار ہوں تو لوگ انصاف کے لیے
عدالتوں کی بجائے غیر قانونی ذرائع اختیار کرتے ہیں جس سے
معاشرے میں انتشار پھیلتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق آزاد
عدلیہ شہریوں کے جان، مال، عزت کے تحفظ کو یقینی بناتی

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:

اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ اقلیتوں

کے حقوق کی بھی محافظ ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

”جو کسی غیر مسلم پر ظلم کرے گا قیامت کے دن

میں اس کے خلاف گواہ ہوں گا۔“

خلافت راشدہ میں غیر مسلم شہری بھی

عدالتوں سے انصاف حاصل کرتے تھے۔ تاریخ اسلام میں

اس بات کے شاہد موجود ہیں کہ اسلامی حکومت عدلیہ نے

اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ برابری کا رویہ رکھا اور اسلامی ریاست

میں بڑی پرامن زندگی بسر کی۔

اسلامی قوانین کی پاسداری:

اسلامی ریاست میں عدلیہ کا کردار

صرف دنیاوی قوانین پر ظہور آمد تک محدود نہیں بلکہ یہ

شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کی پابند ہوتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاذْكُمْنَاهُنَّ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ يَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

حقوق العباد کی حفاظت :

اسلامی ریاست میں عدلیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتی ہے جن میں جان، مال، عزت اور مذہبی آزادی شامل ہے۔
ارشاد ربانی ہے :

”والا تَجْرُ مُدْكَرُ شَنَاانِ قَوْمٍ عَلَىٰ اَلَّا تَعْدِلُوْا رَاعُوا لَوْفَ صَوَاقِبِ النَّفْثٰتِ“
ترجمہ :

”کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔“
اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کی وجہ سے کسی کے حقوق یا مال نہ کیے جائیں بلکہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے یہی عدلیہ کا اہم فریضہ بھی اور کردار بھی ہے۔

اسلامی اخلاقیات اور عدالتی آداب :

آزاد عدلیہ اسلامی اخلاقیات کے اصولوں کی پابند ہوتی ہے۔ قاضی کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیانت دار، نڈر اور بے لوث ہو۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق قاضی کو مشورت، اذہان پروری اور جانبداری سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

خواتین کے حقوق کا تحفظ:

آزاد عدلیہ اسلامی ریاست میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے عدلیہ کی کردار ادا کرتی ہے۔ اسلام نے خواتین کو وراثت، طلاق، خلع، نان و نفقہ اور دیگر حقوق دے دیے ہیں جن پر عدلیہ آمد یعنی بنانے کی ذمہ داری عدلیہ پر عائد ہوتی ہے۔

غلامی اور جبری مشقت کے خاتمے میں کردار:

اسلام نے غلامی اور جبری مشقت کے خاتمے کی حوصلہ افزائی کی اور عدلیہ کو یہ اختیار دیا کہ وہ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کو یقینی بنائے۔ جدید دور میں عدلیہ کا فرض ہے کہ وہ جبری مشقت، کم اجروں اور استحصالی رویوں کے خلاف کرو کاروائی کرے اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کرے۔

میڈیا اور آزادی اظہار کے حقوق کا تحفظ:

اسلامی ریاست میں آزاد عدلیہ میڈیا اور آزادی اظہار کے حقوق کو بھی متوازن رکھتی ہے۔ اگرچہ اسلام نے اظہار کی آزادی اور اجازت دی ہے لیکن اس کے ساتھ جھوٹ، بہتان، فتنہ انگیزی کی ممانعت کی گئی ہے۔ عدلیہ کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ ان حدود کو واضح کرے اور میڈیا کے منفی اثر کو روکے، اگر کسی سے روکے اور عوام کو سچ اور حق بات کہنے کا حق فراہم کرے۔